21364-فضائل رمضان میں ضعیف حدیث کا بیان

سوال

مندرجہ ذیل حدیث جوکہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کی صحت کیسی ہے ؟
(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری دن خطبہ ارشاد فرمایا جس میں یہ فرمایا : لوگو تم پر عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہورہا ہے ، ایسا مہینہ جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے ، اس کے روزے اللہ تعالی نے فرض قرار دیے ہیں اور اس کی رات کا قیام نفل ہے ، جس نے بھی اس مہینے میں نیکی کی وہ ایسے ہے جس طرح عام دونوں میں فریضہ ادا کیا جائے ، اور جس نے رمضان میں فرض ادا کیا گویا کہ اس نے رمضان کے علاوہ ستر فرض ادا کیے ، یہ ایسا مہینہ ہے جس کا اول رحمت اور درمیان مغفرت اور آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے ۔ ۔ ۔ الحدیث) ۔

پسندیدہ جواب

اسے ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ (191/3) حدیث نمبر (1887) انہیں الفاظ کے ساتھ روایت کرنے کے بعد یہ کہا کہ (ان صح الخبر) کہ اگر یہ خبر صحیح ہو ۔

تو بعض کتب مراجع سے ان کا لفظ ساقط ہوگیا ہے مثلا منذری کی الترغیب والترھیب (95/2) میں تو لوگوں نے یہ خیال کرلیا ہے کہ ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے یعنی ان صح الخبر کی جگہ صح الخبر ہوگیا ہے حالانکہ ابن حزم رحمہ اللہ تعالی نے بالجزم نہیں کہا کہ صحیح ہے ۔

اور المحاملی نے امالیہ (293) میں اور بیھقی نے شعب الایمان (216/7) اور فضائل الاوقاف (ص 146) نمبر (37) اور ابو الشیخ ابن حبان نے کتاب "الثواب" میں اور الساعاتی نے فتح الربانی (233/9) میں ابن حبان کی طرف منسوب کی ہے ، اور سیوطی نے اسے الدر المنثور میں ذکر کیا اور یہ کہا ہے کہ اسے عقیلی نے روایت کیا اور اسے ضعیف کہا ہے اور الاصبھانی نے الترغیب میں نقل کیا ہے ، اور المنقی نے کنز العمال (477/8) میں ان سب نے ایک ہی طریق سعید بن المسیب عن سلمان فارسی سے بیان کیا ہے ۔

تو یہ حدیث دو علتوں کی بنا پر ضعیف ہے اور وہ علتیں یہ ہیں :

1-اس کی سند میں انقطاع ہے کیونکہ سعید بن مسیب کا سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے سماع ثابت نہیں ۔

2-سند میں علی بن جدعان ہے جس کے بارہ میں ابن سعد کا کہنا ہے کہ فیہ ضعف ولا یحتج بہ ، یعنی ضعیف ہے اسے حجت نہیں بنایا جاسکتا ۔

اور اسی طرح امام احمد ، ابن معین ، امام نسائی ، ابن خزیمہ اور جوزجانی وغیرہ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے ۔ دیکھیں سیر اعلام النبلاء (207/5) ۔

اس حدیث پر ابو حاتم رازي نے منکر کا حکم لگایا ہے ، اور عینی نے "عمدۃ القاری (20/9)" میں بھی یہی حکم لگایا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے بھی "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ (262/2) حدیث نمبر (871) میں ایسا ہی حکم لگایا ہے ۔

تو اس طرح اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور اسی طرح اس کی سب کی سب متابعات بھی ضعیف ہیں جس پر محدثین نے منکر کا حکم لگایا ہے ، اور ایسے ہی اس میں ایسی عبارت پائی جاتی ہے جس کے ثبوت میں نظر ہے مثلا اسے تین حصوں میں تقسیم کرنا کہ پہلا عشرہ رحمت اور دوسرا مغفرت اور تیسرا آگ سے آزادی کا ہے ، اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی بلکہ اللہ تعالی کا فضل

وکرم وسیع ہے اوررمضان مکمل طورپر مغفرت کا ہے اورہر رات اللہ تعالی جہنم سے آزادی دیتے ہیں اوراسی طرح عیدالفطر کے وقت بھی جیساکہ احادیث صحیحہ سے اس کا ثبوت ملتا ہے ۔

اوراسی طرح حدیث میں یہ بھی ہے کہ :

(جس نے بھی اس مہینے میں نیکی کی وہ ایسے ہے جس طرح عام دونوں میں فریضہ اداکیا جائے) ۔

تواس کی کوئی دلیل نہیں بلکہ نفل تونفل ہی رہتا ہے اورفرض فرض ہی ہے چاہے رمضان ہویارمضان کے علاوہ کوئی اورمہینہ ۔

اورحدیث میں یہ عبارت بھی ہے کہ :

(اورجس نے رمضان میں فرض اداکیا گویاکہ اس نے رمضان کے علاوہ ستر فرض ادا کیے) ۔

تواس تحدید میں بھی خلاف ہے کیونکہ رمضان اورمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں نیکی دس سے لیکرسات سوتک ہے تواس لیے روزے کے علاوہ کسی چیز کی تخصیص نہیں کیونکہ روزے کااجر بہت زیادہ جس میں مقدارکی تحدید نہیں کی گئی جیساکہ حدیث قدسی میں ہے کہ : ابوھریرہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اللہ تعالی فرماتا ہے (روزے کے علاوہ ہر عمل ابن آدم کے لیئے ہے اس لیے کہ روزہ میرے لیے ہے اورمیں ہی اس کااجر دونگا) صحیح بخاری و صحیح مسلم ۔

توضعیف احادیث سے بچنا ضروری ہے اوریہ بھی ضروری ہے کہ اسے بیان کرنے سے قبل حدیث کا درجہ معلوم کرلینا چاہیئے ، اوررمضان المبارک کی فضیلت میں احادیث کی چھان پھٹک کرکے صحیح احادیث لینی چاہیں ۔

اللہ تعالی سب کو توفیق عطا فرمائے اورروزے اورراتوں کا قیام اورسب اعمال صالحہ قبول فرمائے ۔ آمین یارب العالمین ۔

واللہ تعالی اعلم.